دنیا کا امیر ترین ملک برونائی دارالسلام

محترم محمد انیس رشید

"عالم ناتمام" کے تحت اسلامی ممالک میں سے کسی ایک ملک کا تعارف پیش کیا جاتا ہے جس میں اس کے ماضی، حال اور مستقبل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔اس بار "برونائی دارالسلام" کا تعارف ہدیۂ ناظرین ہے۔(ادارہ)

برونائی دارالسلام جنوبی بحر چین کے کنارے ایک چھوٹی سی اسلامی ریاست ہے، جس کا مجموعی رقبہ ۵۷۶۵ کلو میٹر ہے اور اس کی آبادی تین لاکھ سے اوپر ہے، برونائی ملائیشیا کے جزیرۂ بورنیو کے شمال مغربی ساحل پر واقع ہے اور اس کی سرحد ملائیشیا کی ریاست سراواک سے ملتی ہے۔ یہاں کی آبادی کا تقریباً ستر (۷۰) فیصد حصہ ملائی نسل کے مسلمانوں پر مشتمل ہے جبکہ باقی تیس فیصد کا تعلق چینی اور ہندوستانی نسل سے ہے جن میں سے اکثریت غیر مسلموں کی ہے۔ مجموعی طور پر یہاں مسلمانوں کی آبادی نوے فیصد ہے، یہاں کی سرکاری اور عوامی زبان ملائی ہے تاہم انگریزی زبان کا رواج بھی بہت زیادہ ہے۔اس کے علاوہ چینی زبان بھی یہاں بولی جاتی ہے۔ خط استوا سے بہت قریب ہونے کی وجہ سے یہاں سردی نہیں ہوتی، تاہم بارشوں کی کثرت کی وجہ سے گرمی بھی زیادہ نہیں ہوتی، زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت تیس درجے تک پہنچتا ہے۔

برونائی جنوب مشرقی ایشیا کی ایک قدیم ریاست ہے، چھٹی یا ساتویں صدی ہجری میں مشرق وسطی سے بعض عرب مسلمان تاجر اس علاقے میں اسلام کی نشرواشاعت کا ذریعہ بنے، جس وقت یہ مسلمان تاجر اس علاقے میں پہنچے اس وقت پورا علاقہ کفر کی تاریکی میں پڑا ہوا تھا اور پورے جزیرۂ بورنیو پر ایک غیر مسلم شاہی خاندان کا تسلط تھا، رفتہ رفتہ اسلام کی دعوت عوام سے منتقل ہوتی ہوئی حکمرانوں تک بھی پہنچ گئی بالآخر عوام اور سلطان سمیت پورا خطہ مسلمان ہو گیا۔

پندرھویں صدی عیسوی میں برونائی کا شمار علاقے کی طاقتور ترین سلطنت میں ہونے لگا اور سولہویں صدی عیسوی میں برونائی کے بحری بیڑے نے نہ صرف بورنیو بلکہ فلپائن کے بعض علاقوں تک اپنی فتوحات کو وسیع کر لیا، یہاں تک کہ موجودہ فلپائن کا دارالحکومت منیلا اور دوسری طرف جزائر سولو پر بھی سلطنت برونائی کا قبضہ ہو چکا تھا۔ لیکن انیسویں صدی عیسوی میں اس پورے علاقے پر مغربی استعمار کا تسلط قائم ہو گیا اور برونائی کا بیشتر علاقہ اسی کے زیر اثر آ گیا اور پھر آہستہ آہستہ سمٹتے سمٹتے برونائی کی سلطنت اپنی موجودہ حدود تک پلٹ کر آ گئی۔

۱۹۰۶ء میں مقامی انتظامیہ کو ایک برطانوی ریذیڈنٹ کے ہاتھ میں دے دیا گیا، اگرچہ سلطان کے محدود اور برائے نام اختیارات برقرار تھے۔ ۱۹۲۹ء میں یہاں تیل اور گیس کی دریافت ہوئی جس سے برونائی جنوب مغربی ایشیا کا امیر ترین ملک بن گیا۔ ۱۹۷۱ء میں برطانیہ کا اثر و نفوذ برونائی سے کم ہو گیا اور اس کے اختیارات امور خارجہ اور دفاع کی حد تک باقی رہ گئے۔ ۷ جنوری ۱۹۷۹ء کو برطانیہ اور سلطان برونائی کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہوئے جس کے تحت برطانیہ نے پانچ سال بعد برونائی کے دفاع اور خارجہ امور پر سے اپنا کنٹرول ختم کرنے کا وعدہ کیا، چنانچہ معاہدہ کے مطابق یکم جنوری ۱۹۸۴ء کو عالم اسلام کی امیر ترین ریاست برونائی دارالسلام نے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا اور وہ ایک نئے اسلامی ملک کی صورت میں دوبارہ دنیا کے نقشے پر نمودار ہوئی۔

برونائی کا موجودہ سلطان حسن بولقیا ہے، یہاں کا شاہی خاندان صدیوں سے حکومت کر رہا ہے اور یہ خاندان شعائر دین کے بارے میں ہمیشہ نیک نام رہا ہے، آزادی کے فوراً بعد یہاں کے سلطان نے شراب کی بندش کا قانون نافذ کیا تھا، وزارت مذہبی امور میں ایک محکمہ قائم ہے جس کی ذمہ داری ہے کہ رائج الوقت قوانین کو اسلامی قوانین میں تبدیل کرنے کے لیے کام کرنا۔ یکم محرم ۱۴۱۴ھ مطابق ۲۱ جون ۱۹۹۳ء بروز ہفتہ سے جمعرات تک مسلسل چھ دن تک برونائی دار السلام کے دار الحکومت بندر سری باگاوان میں انٹر نیشنل کنونشن سنٹر (آئی سی سی) کی عظیم الشان کمپلیکس میں مجمع الفقہ الاسلامی کا سالانہ اجتماع بھی منعقد ہوا۔ یہ اجتماع سلطنت برونائی کی دلچسپی اور اس کی طرف سے از خود میزبانی کی پیشکش کی وجہ سے برونائی میں منعقد ہوا تھا جس کے لیے سلطنت کی طرف سے شاندار انتظامات کیے گئے تھے اور اسی کے افتتاحی اجلاس میں سلطان حسن بولقیا بھی گئے تھے۔

برونائی میں روایتی شاہی آداب کا پورا اہتمام کیا جاتا ہے، تحریر و تقریر میں جب بھی سلطان کا نام لیا جاتا ہے تو تمام القاب و آداب کے ساتھ لیا جاتا ہے، چنانچہ ان تمام القاب و آداب کو اسی طرح مکرر اور سہ کرر لیا جاتا ہے کہ القاب و آداب پر مشتمل تمام الفاظ نام کا حصہ معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً ”جلالة الملك الواثق بالله السلطان الحاج حسن بلقية معزالدين والدولة ابن المرحوم السطان الحاج عمر علي سيف الدين سعد الخير والدين، سلطان سلطنة برونائى دار السلام“۔

برونائی میں یہ غیر اسلامی اور ناگوار رسم بد بھی ہے کہ سلطان سے ملاقات کرنے والا ان کے سامنے اس طرح جھکتا ہے کہ اس کا سر سلطان کے سینے کے سامنے آجائے۔ برونائی کی فضائی کمپنی کا نام رائل برونائی ایئر لائن ہے، اس کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں کوئی مشروب الکحل آمیز نہیں ہوتی بلکہ ایک نوٹ لکھا ہوا ہے جس میں یہ انتباہ ہے کہ برونائی کی حدود میں الکحل آمیز مشروبات کا داخلہ نہ صرف ممنوع ہے بلکہ ان کا استعمال ایک فوجداری جرم ہے جس پر سخت سزا دی جا سکتی ہے۔ اسی طرح اس ایئر لائن میں پیش کیا جانے والا تمام گوشت شرعی طریقے سے ذبح شدہ اور حلال ہوتا ہے۔

برونائی ایک خوشحال ملک ہے اور فی کس آمدنی کے لحاظ سے دنیا کا امیر ترین ملک ہے۔ یہاں کے باشندوں کے لیے تعلیم، علاج و معالجہ سب مفت ہے۔ کوئی شخص ایسا نہیں جس کے پاس کار نہ ہو، یہاں جرائم نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس ملک کی ایک روایتی خصوصیت یہ ہے کہ قدیم زمانے سے لوگ یہاں دریاؤں کے اندر مکان بنا کر رہنے کو پسند کرتے ہیں اور ایسی بستیوں کو ”واٹر ولیج“ کہا جاتا ہے۔ بعض مکانات ایسے بھی بنے ہوئے ہیں کہ ایک طرف دریا ہے اور ایک طرف خشکی ہے، خشکی کی طرف ان کی کاریں کھڑی رہتی ہیں اور دریا کی طرف ان کی کشتیاں۔ پورا ملک سبزہ اور جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے۔ عوام میں اسلامی سوچ اور اسلامی طرز عمل سے محبت نمایاں ہے، مسجدیں عالی شان بنی ہوئی ہیں۔

سلطان برونائی دار الحکومت میں شاہی محل ”آستانہ نور الایمان“ میں رہتے ہیں۔ یہ دور جدید کا سب سے بڑا رہائشی محل ہے، اس محل کی تعمیر کا کام ۱۹۸۴ء میں مکمل ہوا تھا۔ دنیا کے اس سب سے بڑے محل پر ۳۵ کروڑ ڈالر خرچ ہوئے۔ اس محل میں ۱۷۸۸ کمرے اور ۲۵۷ طہارت خانے ہیں، اس میں ۳۸ قسم کا سنگ مرمر استعمال ہوا ہے۔ محل میں ۵۶۴ فانوس ہیں۔ شاہی مہمان خانے میں چار ہزار افراد بیٹھ سکتے ہیں۔ محل کی محرابوں پر خالص سونے کی ٹائلیں لگی ہیں۔ یہاں ایک زمین دوز گیراج بھی ہے جس میں ۱۲۰ سلطان کی زیر استعمال کاریں ہر وقت کھڑی رہتی ہیں۔ آستانہ نور الایمان دنیا کا سب سے بڑا محل ہے۔